REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ ۵ صفر ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۹/۱۴ ۔ ۳۰ وفا ۱۳۳۹ ہش ۔ ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء ۔ نمبر ۱۷۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد—

ایبٹ آباد ۲۸ جولائی بوقت سوا آٹھ بجے شب

کل رات متعدد اسہال ہونے کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی۔ آج اسہال کی تکلیف کو تو آرام ہے لیکن کمزوری ہوگئی ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور زور و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

”موجودہ سال امریکہ کے لئے ایک فیصلہ کن سال ہوگا“ صدارت کیلئے امیدوار نامزد ہونے پر نکسن کا اعلان

اگر امریکہ نے آزاد دنیا کی قیادت کا حق ادا نہ کیا تو آزادی کا نام و نشان تک باقی نہ رہے گا

شکاگو ۲۹ جولائی۔ کل رات ری پبلکن کنونشن میں مسٹر رچرڈ نکسن کو امریکی صدارت کے لئے متفقہ طور پر پارٹی کا امیدوار نامزد کر دیا گیا۔ مسٹر نکسن نے نائب صدارت کے لئے مسٹر ہنری کیبٹ لاج کا نام تجویز کیا ہے۔ اور توقع ہے کہ کنونشن میں مسٹر نکسن کی یہ تجویز منظور کرلی جائے گی۔ مسٹر ہنری کیبٹ لاج ان دنوں اقوام متحدہ میں امریکہ کے مستقل مندوب ہیں۔ مسٹر ہنری کیبٹ لاج کی نامزدگی کے بعد نومبر میں ہونے والے امریکی انتخابات میں ری پبلکن پارٹی کی ٹیم مسٹر نکسن اور مسٹر ہنری کیبٹ لاج اور ڈیموکریٹک پارٹی کی ٹیم سینیٹر جان کینیڈی اور مسٹر جانسن پر مشتمل ہوگی — مسٹر نکسن نے امریکی صدارت کا امیدوار نامزد ہونے کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ”مجھے یقین ہے کہ یہ سال ہماری قوم کے لئے بڑا فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ میرا عقیدہ ہے کہ آزاد دنیا کو جس قیادت کی ضرورت ہے اگر وہ قیادت امریکہ نے مہیا نہ کی۔ تو آزادی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ ایسی قیادت امریکہ کے صدر کو فراہم کرنا ہوگی تاکہ انصاف پر مبنی امن حاصل کیا جا سکے۔ اگر ہم امریکہ کی خدمت کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔ تو امریکہ ساری دنیا کی خدمت کے لئے اپنا فرض ادا کرے گا۔

ڈھاکہ میں صوبائی گورنروں کی دو روزہ کانفرنس ختم ہوگئی

بنیادی جمہوریتوں کو عدالتی اختیارات دینے کی تجویز

ڈھاکہ ۲۹ جولائی۔ کل ڈھاکہ میں گورنروں کی دو روزہ کانفرنس ختم ہوگئی۔ صدر ایوب کی زیر صدارت اکل کا اجلاس ۵ گھنٹے جاری رہا۔ اس میں بنیادی جمہوریتوں کو عدالتی اختیارات دینے کے سوال اور قومی ترقی کے مسائل پر غور کیا گیا — کانفرنس میں گورنروں، وزراء اور اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں بنیادی جمہوریتوں کو عدالتی اختیارات دینے کے بارے میں مختلف تجاویز پر غور کرکے فیصلہ کیا گیا کہ یہ تجاویز کابینہ کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دی جائیں جو اس سلسلہ میں ایک مربوط سکیم تیار کرے۔ پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی نے مشرقی پاکستان میں صنعتی ترقی کے جو منصوبے تیار کئے ہیں۔ کانفرنس میں ان پر بھی غور کیا گیا۔

مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب گھانا سے آج شام ربوہ پہنچ رہے ہیں

ربوہ ۲۹ جولائی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی جو احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا مغربی افریقہ) میں گذشتہ ڈیڑھ سال سے بطور ٹیچر فرائض بجا لا رہے ہیں رخصت پر آج ۲۹ جولائی بروز جمعہ شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔

مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی صاحب کی تشریف آوری

ربوہ ۲۹ جولائی۔ مبلغ اسلام مکرم سید جواد علی صاحب امریکہ میں تقریباً چھ سال تک کامیابی سے فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر آپ کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر دلی طور پر خوش آمدید کہا۔ مکرم سید جواد علی صاحب نے امریکہ میں اپنے چھ سالہ قیام کے دوران وہاں کے مختلف علاقوں میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے علاوہ امریکہ کے احمدیہ مشن میں بطور سکرٹری بھی فرائض سرانجام دیئے۔ اس دوران میں کہ آپ اپنے وطن سے ہزاروں ہزار میل دور خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف تھے۔ آپکو ایک شدید صدمہ بھی برداشت کرنا پڑا۔ اور وہ یہ کہ آپکی اہلیہ صاحبہ محترمہ سیدہ طینت قریباً ۳ سال قبل امریکہ میں ہی وفات پا گئیں۔ آپ کی اکلوتی بچی بھی آپ کے ہمراہ پاکستان واپس آگئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے اور خدمت اسلام کی بیش از بیش خدمت کی توفیق دے آمین

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

ربوہ ۲۹ جولائی۔ گذشتہ سے پیوستہ رات حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ (بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی) کو پتہ کی درد کا شدید دورہ ہوا جس کے ساتھ ضعف بھی بہت ہوگیا نیز بے چینی بھی بہت زیادہ تھی اور دستے بھی آئے اور چونکہ دل ہوا کی آکسیجن کو پوری طرح استعمال نہیں کر رہا تھا۔ اس لئے جسم کے بعض حصے نیلے پڑ گئے۔ لائل پور سے سول سرجن صاحب دیکھنے کے لئے تشریف لائے اور مقامی معالج احباب میں سے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور ڈاکٹر بشیر احمد صاحب بھی علاج معالجے میں مصروف رہے۔ کل شام مارفیا کے ٹیکے سے درد اور بے چینی میں کچھ تخفیف ہوگئی۔ آج صبح ضعف بہت ہے اور بے چینی بھی ہے البتہ درد میں افاقہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ملبوسات قدیم بہ طرز جدید

برکت علی اینڈ کمپنی (داڑھی والے)

ٹیلیفون نمبر ۶۴۶۷۱

۴۲ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۶۰ء

سوفسطائی استدلال

ہم نے ایک گذشتہ اداریہ میں ذکر کیا تھا کہ "غیر مبائعین" کا خود ساختہ ترجمان "پیغام صلح" جس کو سیدنا حاجی الحرمین حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بجا طور پر "پیغام جنگ" کہا کرتے تھے۔ ہمیشہ جماعت احمدیہ اور ان کے واجب الاحترام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلاف زہر چکانی کرتا رہتا ہے۔ ہم نے اس کو غیر مبائعین کا خود ساختہ ترجمان اس لئے کہا ہے کہ اکثر غیر مبائعین غیر مبائعین کے اس گروہ میں شامل نہیں جو اپنا ترجمان پیغام صلح کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ اسس امیر کو اپنا امیر تسلیم کرتے ہیں جس کو "پیغام صلح" والے اپنا امیر سمجھتے ہیں۔ دراصل غیر مبائعین کا لفظ ان تمام لوگوں پر حاوی ہے جو خلافت کی بیعت سے کٹ چکے ہیں اور انفرادی یا اپنی اپنی منڈی الگ بنا کر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ دین کا کام کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ غیر مبائعین پر قرآن کریم کے الفاظ "قلوبهم شتّٰی" کا پورا پورا اطلاق ہوتا ہے۔ فقط سالانہ جلسہ کے قریب مختلف گروہ بڑی بڑی مجلسیں کرکے اور قسمیں کھا کر جمعیت کا انتظام کرتے ہیں۔ جلسہ نکلنے پر ہر ایک اپنی اپنی آزادی کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ البتہ ایک بات ہے جس پر یہ مختلف افراد یا منڈلیاں سوا بعض نیک طبع لوگوں کے اکھٹے ہو جاتے ہیں اور وہ ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مخالفت۔ جب کوئی شخص اپنے کردار کی وجہ سے جماعت سے علیحدہ ہوتا ہے جیسا کہ مثلاً قمر سامانوی صاحب ہیں اور وہ اپنا بغض پالنے کے لئے مضامین لکھتا ہے خواہ وہ کتنے ہی تہذیب و اسلامی رواداری کے اصولوں سے گرے ہوتے ہوں۔ مگر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اس میں نعوذ باللہ مورد الزام بنایا گیا ہے اور آپ کی تضحیک و تشنیع کی گئی ہو خواہ وہ کتنا ہی سوفسطائی دلائل پر مبنی ہو "پیغام صلح" ان کو بڑے فخر کے ساتھ شائع کرتا ہے اور یہ کبھی نہیں سوچتا کہ اس کا دامن گندگی سے آلودہ ہو رہا ہے اور نہ یہ خیال کرتا ہے کہ شرافت کی دنیا میں اس کی بدنامی ہوگی۔

ہم نے اپنے پچھلے اداریہ میں بتایا تھا کہ "پیغام صلح" نے کسی اسلم پرویز ایم اے کا اسی قسم کا مضمون شائع کیا ہے جس میں ہمارے قابل احترام امام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ ہم نے پہلے بھی اس میں سے کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ اب دینے کا ارادہ رکھتے ہیں البتہ ہم قمر سامانوی صاحب کے مضمون "قمر الانبیاء" کو جو پیغام صلح کی اسی اشاعت میں شائع کیا گیا ہے محض یہ دکھانے کے لئے کہ وہ کس طرح اپنا بغض نکالنے کے لئے دور از قیاس باتوں کو جمع کرکے اپنا بیت عنکبوت تیار کر رہے ہیں بطور نمونہ آج کی نشست میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے متذکرہ مضمون میں پہلے تو یہ فرماتے ہیں کہ:-

"مصلح موعود کی دیگر صفات کی طرح ایک صفت "قمر الانبیاء" بھی بیان کی گئی ہے۔ ہمارے دوست اس کا مصداق مکرم جناب مرزا بشیر احمد صاحب کو بتلاتے ہیں۔ مگر اس الہام میں جس قدر صفات بیان کی گئی ہیں وہ سب دوسری جگہ مصلح موعود کی بیان کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ امر واقع ہے کہ جناب صاحبزادہ صاحب موصوف کی پیدائش ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو ہو چکی تھی اگر وہ اس کے مصداق ہوتے تو ان کی پیدائش کے بعد یہ الہام نہ ہونا چاہیئے تھا۔ مگر مصلح موعود کے متعلقہ دیگر الہامات کی طرح یہ الہام بھی ۱۹۰۶ء تک برابر ہوتا رہا ہے جو اسس بات کا ثبوت ہے کہ "نبیوں کا چاند" سے مراد مصلح موعود ہی ہے کیونکہ دوسری جگہ اسکو "نور دین کا چراغ" اور چاند کہا گیا ہے۔"

(پیغام صلح ۲۰ جولائی ۱۹۶۰ء)

اس میں آپ کی یہ دلیل کہ چونکہ حضرت مرزا بشیر احمد مدظلہ العالی ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہو چکے تھے اور "قمر الانبیاء" کے متعلق ۱۹۰۶ء تک یہ الفاظ استعمال ہوتے رہے ہیں۔ اس لئے یہ موصوف پر صادق نہیں آ سکتا۔ ایسی بے ہودہ دلیل ہے کہ ایک بچہ بھی جس کو لفظ "قمر" کے معنی آتے ہوں اس دلیل کو سنکر ہنس دے گا۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ پیشگوئیوں کے متعلق بعض وقت خود صاحب الہام سے بھی اخفاء رکھا جاتا ہے اور جیسا کہ ساماناوی صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ پیشگوئی کا صحیح ادراک اس وقت ہوتا ہے جب پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ اس لئے اسبات سے کہ ۱۹۰۶ء تک مسیح موعود علیہ السلام کو برابر یہ الہام ہوتا رہا کوئی فرق نہیں پڑتا مگر قمر صاحب اصرار کے ساتھ فرماتے ہیں کہ:-

"جناب صاحبزادہ صاحب موصوف ۲۰ اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے ہیں اگر یہ الہامات ان کے متعلق تھے تو ان کا مصداق پیدا ہونے کے بعد ان کے دوبارہ نزول کی ضرورت نہیں تھی۔"

اس کے بعد ساماناوی صاحب مختلف حوالے درج کرتے ہیں جن میں "قمر الانبیاء" کا ذکر ہے آخری حوالہ جولائی ۱۹۰۶ء کا ہے اور اسس سے آپ یہ نتیجہ نکالتے ہیں

(۱) یہ الہامات مصلح موعود کے متعلق ہیں

(۲) مصلح موعود کا زمانہ ابھی نہیں آیا۔

جہاں تک پہلے نتیجہ کا تعلق ہے ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ "قمر الانبیاء" کے الفاظ کس کے لئے ہیں آیا مصلح موعود کے لئے یا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد کے لئے کیونکہ یہ ایک الگ مسئلہ ہے لیکن دونو صورتوں میں جو استدلال ساماناوی صاحب نے کیا وہ یہی ہے کہ ان کا اطلاق ایسی شخصیت پر نہیں ہو سکتا جو جولائی ۱۹۰۶ء تک پیدا ہو چکا تھا۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ یہ دلیل نہایت سوفسطائی ہے اور الہام کے وقت محض مادی پیدائش ہو چکنے کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ "قمر الانبیاء" کا تعلق کسی شخص کی مادی پیدائش سے نہیں ہے بلکہ اس روحانی پیدائش سے تعلق ہے جو عہد رشد و بلوغت کے بعد ہی آ سکتی ہے اپنی نسل کے متعلق حضرت ابراہیم کی دعائیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ حالانکہ یہ دعائیں اس وقت کی گئیں تھیں جب حضرت اسمٰعیل پیدا ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے ان دعاؤں میں حضرت اسمٰعیل علیہ الرحمۃ کی نبوت کا کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ اسلئے کہ آپ ابھی بچہ تھے اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کو غیب کا علم نہیں ہے . . . . . .

. . . .

. . . .

. . . کیا اسلئے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ان دعاؤں میں ذکر نہیں ہے۔ یہ عام دعائیں ان پر اطلاق نہیں رکھتیں کیونکہ اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا کہ آپ نبی ہیں

اصول جو ہم نے پہلے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب تک روحانی "ظہور" نہ ہو محض کسی بندۂ حق کی پیدائش اس امر کے مانع نہیں ہے کہ اس کے متعلق اس روحانی ظہور کے بارے میں الہام جاری رہیں۔ ایسی حالت میں الہامات کے جاری رہنے کا مقصد اس روحانی ظہور کی اہمیت پر زور دینا ہوتا ہے اس میں اللہ تعالےٰ کے اپنے علم کا کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالےٰ کو تو ازل سے لیکر ابد تک ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ یہاں خود ملہم اور اس کے سامعین کے علم کا سوال ہے

مصلح موعود کے تعلق میں ساماناوی صاحب نے دوسری نہایت بودی اور سوفسطائی جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ چونکہ بعض احمدی احباب نے ۱۹۴۴ء سے پہلے ہی سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے "مصلح موعود" ہونے کی طرف اشارے کئے تھے آپ کے خیال میں یہ امر اس حقیقت کے خلاف تھا کہ پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہی پیشگوئی کی حقیقت کھلتی ہے ۱۹۴۴ء کی حد آپ نے اس لئے مقرر کی ہے کہ اس سال میں سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص تفہیم ہوئی تھی کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں یہ استدلال بھی ساماناوی قسم کا ہے۔ بندہ خدا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو جو ۱۹۴۴ء میں تفہیم ہوئی تھی وہ محض اللہ تعالےٰ کی طرف سے یقین دہانی تھی جس کا مطالبہ خود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کیا تھا یہ پابندی خود آپ نے اپنے پر لگائی ہوئی تھی۔ پیشگوئی آپ کے کارناموں کے ساتھ بتدریج کھل رہی تھی خود اس کا اعتراف حضور ایدہ اللہ نے کئی بار کیا تھا کہ "مصلح موعود" کے متعلق جو شرائط ہیں وہ آپ کی ذات میں ظہور کر رہی ہیں لیکن آپ اس وقت تک دعوےٰ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جب تک آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تفہیم نہ کرائی جائے۔ اگر جناب ساماناوی بے سامان اسکے متعلق تمام لٹریچر کو پڑھ کر سمجھ لیتے اور سمجھنے کے بعد ایمانداری سے کام لیتے تو ایسی دلیل کبھی پیش نہ کرتے

اصل بات یہ ہے کہ قمر صاحب "مصلح موعود" کی پیشگوئی کی حقیقی وجہ کو نظر انداز کرکے محض اپنے خود ساختہ خیالات کی بھول بھلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور خود راہ گم کردہ تو ہیں ہی دوسروں کو بھی انہیں بھول بھلیوں میں پریشان کرنا چاہتے تھے۔ اگر وہ ایمانداری کے ساتھ ۲۰ فروری کے اشتہار کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ "مصلح موعود" کی پیشگوئی ایک عظیم الشان نشان تھا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وقت کے منکرانِ حق

(باقی صفحہ ۸ پر)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا

اعتراض کرنیوالی یورپین اقوام ہرگز اس نمونہ کا مقابلہ نہیں کرسکتیں

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت اور اخلاق کے اعلیٰ اسلامی معیار کو قائم رکھے

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۲)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے ؛

جب دنیا کے ایسے گندے حالات ہوجاتے ہیں اور لوگ ظلم میں انتہائی مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو ایسے مواقع پر اللہ تعالیٰ کے نبی آتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں انصاف قائم کریں لیکن

سوال یہ ہے

کہ جو تربیت نبی آکر کرتے ہیں۔ اور جو اخلاق نبی کے آنے سے کسی کو حاصل ہوتے ہیں۔ وہ تربیت اور وہ اخلاق ہماری جماعت کو حاصل ہیں یا نہیں۔ میں نے اپنی جماعت میں بھی یہ نقص دیکھا ہے کہ جب کوئی کسی کی چیز لیتا ہے۔ مثلاً کسی کا مکان کرائے پر لیتا ہے تو اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اگر میرا زور چلے تو میں کرایہ نہ دوں اور صرف یہی نہیں بلکہ اس مکان پر قبضہ کرکے ڈیرہ بیٹھا رہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آئے ہوئے اتنا عرصہ ہوگیا۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ ہماری ترقی نہیں ہوئی۔ میرے نزدیک اس کی وجہ یہی ہے کہ ابھی تک جماعت نے وہ اخلاق پیدا نہیں کئے۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے پس

اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو

تا تمہیں ترقی ملے یہ تو ہوسکتا ہے کہ خدا تعالےٰ مظلوم کو بھیڑیے کے منہ سے نکال کر طبیب کے سپرد کرے لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالےٰ مظلوم کو ایک بھیڑیے کے منہ سے نکال کر دوسرے بھیڑیے کے منہ میں دے دے پس جب تک ہماری جماعت وہ اخلاق پیدا نہ کرلے جو انبیاء کی جماعتوں میں ہونے چاہئیں۔ اس وقت تک خدا تعالےٰ کے فضل نازل نہیں ہوسکتے۔ اگر ان برے اخلاق کے باوجود ہم میں حکومت آجائے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ خدا تعالےٰ (نعوذ باللہ من ذالک) خود اس ظلم میں شریک ہوگا۔ اور یہ مظلوم کو بھیڑیے کے منہ سے نکال کر طبیب کے سپرد کرنے والی بات نہیں ہوگی۔ بلکہ ایک مظلوم کو ایک بھیڑیے کے منہ سے نکال کر دوسرے بھیڑیے کے منہ میں دینے والی بات ہوجائیگی صرف فرق یہ ہوگا کہ انگریزوں کے ہاتھ سے نکل کر احمدیوں کے ہاتھ میں مال آجائے گا۔ ورنہ انگریز بھی ویسے اور احمدی بھی ویسے لیکن اگر احمدیوں کے اخلاق ایسے ہوں گے کہ وہ لوگوں کے مالوں کی حفاظت کرنے والے اور ان پر احسان کرنے والے ہوں گے۔ تو وہ

خدا تعالےٰ کے فضلوں کے وارث

ہوں گے۔

مجھے ایک شخص مکان کے مقدمہ کے بارہ میں ملنے آیا میں نے اسے سمجھانے کی غرض سے کہا دیکھو تم فوج میں ملازم ہو۔ سال میں ۱۵، ۲۰ دن کے لئے تم آئے ہو۔ اتنا عرصہ تم مہمان خانہ میں یا اپنے کسی دوست کے ہاں ٹھہر سکتے ہو۔ اس وقت مکان نہیں ملتے۔ اگر تم نے ان کو اپنے پندرہ دن کے آرام کے لئے نکالا تو ان کو بڑی تکلیف ہوگی صحابہ رضؓ نے تو باہر سے آنے والوں کو اپنی جائدادیں دے دی تھیں حتیٰ کہ باہر سے آنے والوں کے ساتھ اس سے بڑھ کر یہ سلوک بھی کیا کہ ان میں سے بعض اپنی دو بیویوں میں سے ایک کو اپنے بھائی کی خاطر طلاق دینے کے لئے تیار ہوگئے تھے۔ تاکہ وہ اس سے شادی کرلے لیکن

ہماری یہ حالت ہے

کہ ہم اپنے پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس دن کے آرام کے لئے ان کو جنہوں نے مکان یوں ساڑھے گیارہ مہینے رہنا ہے چاہتے ہیں کہ نکال دیں۔ میں نے اس کو اس طرح نصیحت کی۔ اور دیکھا کہ میری نصیحت کا اس پر اثر تھا لیکن اس نے کہا حضور میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ انہیں اس طرح تنگ کرنا میری غلطی ہے لیکن آپ ان سے دریافت کرلیں۔ انہوں نے آٹھ نو ماہ سے تو کرایہ بھی ادا نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے میں ان کو نکالنے پر مجبور ہوا۔ میں نے کہا یہ بات تو معقول ہے اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں۔ اس وقت میری عجیب حالت ہوگئی۔ کہ دیکھو میں نے اس کے

دل کو نرم کرنے کی کوشش

کی تھی لیکن اس نے ایک ایسی بات پیش کردی ہے۔ جس کا میرے پاس کوئی جواب نہیں اگر دوسرے نے کرایہ دیا ہوا ہوتا تو میں نے میدان مار لیا تھا۔ مگر چونکہ وہ آٹھ نو ماہ کا کرایہ بھی کھا جاتا چاہتا تھا اور مکان پر قبضہ بھی جمائے رکھنا چاہتا تھا۔ اس لئے میری حالت اس وقت ویسی ہی ہوگئی جیسے کہتے ہیں کہ پٹھان نے ایک ہندو کو پکڑ لیا اور کہا کلمہ پڑھو۔ کہنے لگا میں کس طرح پڑھوں میں تو ہندو ہوں۔ پٹھان کہنے لگا خو کلمہ پڑھو ہم ہندو وندو نہیں جانتا تم کو کلمہ پڑھانے سے ہم جنت میں چلا جائے گا۔ اصل بات یہ تھی کہ اس نے سنا تھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو مسلمان بنا دے تو وہ سیدھا جنت میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے اس نے کہا خواہ تو ہندو ہے یا کوئی اور آج تجھے کلمہ پڑھا کر چھوڑتا ہے۔ اس نے تلوار نکال لی۔ اور کہا کلمہ پڑھ نہیں تو ابھی مارتا ہوں وہ بیچارہ منتیں کرکے وقت گزارتا رہا۔ اور ادھر ادھر دیکھتا رہا کہ شاید کوئی آجائے۔ اور میں بچ جاؤں لیکن اس کی بدقسمتی کہ کافی دیر تک کوئی نہ آیا۔ لالوں کو جان پیاری ہوتی ہے۔ آخر تنگ آکر کہنے لگا اچھا کلمہ پڑھاؤ پٹھان نے کہا خو تم خود پڑھو اس نے کہا میں ہندو ہوں مجھے کہاں آتا ہے۔ کہنے لگا خو تمہارا قسمت خراب ہے۔

کلمہ تو ہم کو بھی نہیں آتا

اگر کلمہ آتا تو آج تم کو مسلمان بنا کر ہم جنت میں چلا جاتا۔ اسی طرح میں نے نصیحت کرکے اس کے دل کو نرم کیا اور جب نرم کرلیا۔ تو اس نے ایسا جواب دیا کہ میرا کلمہ دھرا رہ گیا۔ اب میں اسے کیا جواب دیتا اگر اس نے کرایہ ادا کیا ہوتا تو میں اسے کلمہ پڑھا لیتا لیکن اس کے جواب کے بعد میں کیا کرسکتا تھا۔ پس مومنوں کو دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں چست ہونا چاہیئے۔ صحابہ رضؓ میں نیکی کا اتنا غلبہ تھا کہ ایک صحابیؓ کسی دوسرے صحابیؓ کے پاس اپنا گھوڑا بیچنے آئے انہوں نے پوچھا کیا قیمت ہے اس نے کہا ایک ہزار درہم اس نے گھوڑے کو دیکھ کر کہا تم نے اس کا کم مول لگایا ہے اس کی قیمت تو دو ہزار درہم ہے۔ مالک نے کہا اس کی قیمت ایک ہزار درہم ہے۔ میں صدقہ لینا نہیں چاہتا۔ میں ایک ہزار درہم ہی لوں گا۔ اس نے کہا میں کسی کا مال کھانا نہیں چاہتا۔ اس کی قیمت دو ہزار درہم ہے۔ اور میں دو ہزار درہم ہی دونگا ہوتے ہوتے یہ بات قاضی کے سامنے پیش ہوئی۔ اور فیصلہ ہوا کہ یہ گھوڑا دو ہزار کا ہے پھر اس نے وہ رقم لی۔ اب دیکھو لینے والا کم بتاتا ہے اور دینے والا زیادہ بتاتا ہے۔ لیکن لینے والا کہتا ہے یہ صدقہ ہے میں نہیں لینا چاہتا۔ اور دینے والا کہتا ہے میں زیادہ دوں گا۔ میں کسی کا مال نہیں کھانا چاہتا۔

یہی چیز تھی

جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کو حکومت دی۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی ہوسکتا ہے کہ جب مسلمان یروشلم کو (جس پر کہ ان کا قبضہ تھا) کسی وجہ سے چھوڑ کر واپس آنے لگے۔ تو بجائے اس کے کہ اس وقت اہل شہر جو عیسائی تھے خوش ہوتے کہ مسلمان

ہمارے ملک سے نکل گئے ہیں اور اب ہماری اپنی حکومت ہوگی۔ وہ روتے ہوئے اُن کے ساتھ شہر سے باہر آئے وہ روتے تھے اور دعائیں کرتے تھے کہ خدا آپ لوگوں کو پھر ہمارے شہر میں واپس لائے اسی نیکی کو پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ دنیا میں تشریف لائے اور آپ نے ایک جماعت قائم کی اب ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ

ایسے اخلاق پیدا کرے

جو نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوں اور جن سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث بن جائے۔ میں نے یورپین قوموں کی جہاں برائی بیان کی ہے وہاں ان کی ایک خوبی بھی بیان کر دینا چاہتا ہوں ان میں یہ بہت بڑی خوبی ہے کہ وہ قانون کو قائم رکھتے ہیں جہاں وہ لوگوں کی جائدادوں پر قبضہ کر لیتے ہیں وہاں جو قانون بناتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کے لوگ خواہ کسی درجہ کے ہوں وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے جب کسی انگریز کے پاس مقدمہ چلا جائے تو کہتے ہیں کہ انصاف ہو جائے اور جب مقدمہ کسی ہندوستانی کے پاس جائے تو کہتے ہیں کہ انصاف کی کوئی امید نہیں یہاں سفارش چل جائے گی۔ حتیٰ کہ ججوں کے متعلق شبہ کرتے ہیں۔ یہ شبہ چاہے غلط ہو یا درست آخر شبہ ہندوستانیوں کو اپنے بھائیوں کے متعلق کیوں پڑتا ہے اور انگریز جو غیر قوم ہے اس کے متعلق کیوں نہیں ہوتا اسی لئے کہ اگرچہ یورپین لوگ ایک ایسی تلوار ہیں جو قوموں کی قوموں کو کاٹتی چلی جاتی ہیں۔ لیکن جو خالص جوڈیشل معاملات ہیں ان میں وہ انصاف کو پوری طرح مدنظر رکھتے ہیں اسی وجہ سے دوسروں پر

ان کا اچھا اثر ہوتا ہے

اور وہ اپنی ملکی حکومت کی بجائے غیر قوموں کی حکومت کو پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ جرمنی کے جنگی مجرموں پر جو مقدمات ہو رہے ہیں۔ ان میں انگریز مجسٹریٹ ہیں اور وکیل بھی انگریز ہیں لیکن انہیں وکالت کرتے دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کو یہ یاد ہی نہیں کہ وہ اتنا لمبا عرصہ اُن سے برسر پیکار رہے ہیں۔ بلکہ وہ اس طرح جرح کرتے ہیں اور اس شدت کے ساتھ وکالت کرتے ہیں کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کے کوئی عزیز واقارب ہیں جن کے لئے وہ اتنی بیتابی اور شدت سے جرح کر رہے ہیں۔ یہی انصاف کی روح ہے جس کی وجہ سے غیر قومیں ان کو پسند کرتی ہیں۔ پس جہاں ان میں ایک رنگ کا ظلم پایا جاتا ہے وہاں ایک رنگ کا انصاف بھی پایا جاتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اُن کی بری عادت کو چھوڑ دیں اور اچھی عادت کو لے لیں اور ان اخلاق میں ان سے بھی بہتر نمونہ دکھائیں

(باقی)

امتحان میں نمایاں کامیابی

خاکسار کے بچے مندرجہ ذیل امتحانات میں بفضلِ خدا کامیاب ہوئے ہیں:۔

۱۔ عزیز منور احمد نے سیکنڈ پروفیشنل (کنگ ایڈورڈ لاہور) ایم بی۔ بی ایس میں یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن حاصل کی ہے۔

۲۔ عزیز انور احمد نے میٹرک میں ۷۰۹ نمبر حاصل کئے ہیں اور مقامی سکول میں اول رہا ہے

۳۔ عزیزہ فہمیدہ نے ایم۔ اے (سوشیالوجی) میں یونیورسٹی میں تھرڈ پوزیشن حاصل کی ہے

۴۔ عزیزہ بشریٰ نے ۲۹۷ نمبر لے کر بی۔ اے کیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ آمین (خاکسار چوہدری ظفر علی بی اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امیر ٹاؤن کیمپ گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ) نوٹ: آپ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں (مینیجر)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انیسواں ۱۹ سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر سنہ۱۹۶۰ء ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو اس میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ امسال ان کی مجالس کی نمائندگی ضرور ہو اور زیادہ سے زیادہ خدام اپنے مرکز میں آکر خود اجتماع میں شمولیت کریں۔

اجتماع کی اصل غرض نوجوانوں میں خدمت دین، حب الوطنی، مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ پیدا کرنے کی تربیت دینا ہوتا ہے۔ اس لئے علمی مقابلوں، تربیتی تقریروں وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ کی گئی ہے۔

اجتماع انشاء اللہ ہمارے دفتر کے احاطہ میں ہوگا۔ بیرونی خدام کے لئے مناسب جگہ پر رہائش اور طعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ ہر خادم اپنے ساتھ ایک پلیٹ اور ایک مگ ضرور لائیں اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں بعض امور مختصراً درج ہیں:۔

۱۔ شوریٰ:۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر منعقد ہونے والی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اگر آپ کی مجلس کوئی تجویز بھجوانا چاہتی ہو تو قواعد کے مطابق اپنی مجلس عاملہ میں پیش کر کے معیّن الفاظ میں۔ ۲۰ر اگست سنہ۱۹۶۰ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔

۲۔ انتخاب نمائندگان:۔ اراکین کی تعداد کے مطابق ہر بیس یا بیس کی کسر پر ہر مجلس ایک نمائندہ بھجوا سکتی ہے۔ شوریٰ میں شمولیت کے لئے آپ اپنی مجلس کے اراکین کی تعداد پر نمائندگان کا انتخاب کرا کے ۱۰ر اکتوبر سنہ۱۹۶۰ء تک دفتر میں بھجوا دیں۔ قائد مجلس بحیثیت عہدہ کے نمائندہ سمجھا جائیگا

۳۔ بجٹ:۔ آپ کو آئندہ سال کی آمد کی تشخیص کے لئے خدام و اطفال کے بجٹ فارم بھجوائے جا رہے ہیں۔ انہیں صحیح طور پر پُر کر کے ۱۵ر اگست سنہ۱۹۶۰ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ تا مجلس مرکزیہ کی آمد و خرچ کا سالانہ تخمینہ تیار کیا جا سکے یہ فارم مقررہ تاریخ تک پُر ہو کر مرکز میں آنے نہایت ضروری ہیں۔

۴۔ ورزشی مقابلے:۔ والی بال۔ گولہ پھینکنا اور رسہ کشی کے مقابلے ہونگے۔ آپ کی مجلس کی طرف سے اگر کوئی ٹیم یا انفرادی طور پر ان مقابلوں میں شامل ہونا چاہیں تو وہ ۲۰ر اکتوبر سنہ۱۹۶۰ء تک دفتر مرکزیہ کو مطلع کر دیں۔

۵۔ علمی مقابلے:۔ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہونگے حفظِ قرآن کریم۔ ترجمہ قرآن کریم۔ مطالعہ احادیث۔ مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات اور تقریری اور تحریری مقابلے ہوں گے۔ خدام اس کے لئے تیار ہو کر آئیں۔ تقریری اور تحریری مقابلوں کے عنوانات کا جلد ہی الفضل میں اعلان کرا دیا جائے گا۔

۶۔ تربیتی کلاس:۔ سالانہ اجتماع سے قبل ۷ سے ۲۰ر اکتوبر سنہ۱۹۶۰ء تک تربیتی کلاس ہوگی۔ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ کے مطابق جس مجلس کے اراکین کی تعداد ۵۰ یا اس سے زائد ہے ان سے ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ یہ نمائندہ کم از کم مڈل پاس ہو اور قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو اور تقاریر کے نوٹس لے سکتا ہو۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے قیام و طعام کا انتظام مجلس مرکزیہ کرے گی۔ مناسب ہوگا کہ مرکزی کلاس میں شمولیت سے قبل علاقائی یا ضلع وار تربیتی کلاسیں جاری کی جائیں اور ان میں اوّل اور دوم آنے والے خدام مرکزی کلاس میں شامل ہوں۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر سنہ۶۰ء تک مرکز میں آنے ضروری ہیں۔ اور نمائندگان ۶ر اکتوبر سنہ۱۹۶۰ء تک دفتر مرکزیہ میں پہونچ جائیں۔ موسم کے مطابق بستر، آٹھ کاپیاں اور قلم یا پنسل ساتھ لائیں۔

۷۔ اطفال:۔ اس اجتماع میں اطفال شامل نہیں ہوں گے۔ مجلس اطفال الاحمدیہ اپنا اجتماع علیحدہ منعقد کر رہی ہے۔ جس کا اعلان ان کی طرف سے کر دیا جائے گا۔

۸۔ پروگرام: اجتماع کا پروگرام زیر ترتیب ہے۔ براہ کرم اس کے متعلق مفید مشورے ۲۰ر اگست تک بھجوا دیں۔

۹۔ اجتماع میں شمولیت:۔ اجتماع میں شمولیت کے لئے خدام کو انفرادی طور پر اپنے نام دفتر بیرون میں درج کراتے ضروری ہیں۔ اس غرض کے لئے ہر خادم مقررہ فارم پُر کر کے ہمراہ لاویں یہ فارم عنقریب مجالس کو بھجوا دئے جائیں گے۔ قائدین مجالس مطلع فرماویں کہ آپ کی مجلس کے کتنے اراکین اجتماع میں شامل ہوں گے۔ تا اس تعداد کے مطابق فارم بھجوائے جا سکیں۔

اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو شامل ہو کر اپنے پروگرام سے علمی واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ کوشش کریں کہ آپکی مجلس کی نمائندگی ضرور ہو۔ قائدین کو خصوصاً خود شامل ہونا چاہیئے اور اگر ان کو اپنے کام کا چند دن حرج بھی کرنا پڑے تب بھی آنا چاہیئے۔

اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس اجتماع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(سید داؤد احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ ضلع جھنگ)

موسم برسات کی ایک متعدی بیماری — ہیضہ

احتیاطی تدابیر اور علاج

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ربوہ)

یہ ایک متعدی بیماری ہے۔ جو پانی کے ذریعہ سے پھیلتی ہے۔ موجودہ تحقیقات (خوردبینی) میں اس کے جراثیم کو

Cholera Vibrio

کہتے ہیں۔ ایسا پانی یا خوراک جس میں ان جراثیم کی آمیزش ہو۔ ہیضہ کی بیماری پیدا کر دیتی ہے۔ اس کی علامات میں سے بار بار دست اور قے ہے۔ جن کا رنگ سفید چاولوں کی پچھ سے مشابہ ہوتا ہے۔ اور جراثیم مریض کے دستوں اور قے کے ذریعہ خارج ہوتے رہتے ہیں۔ یہی قے اور دست بیماری پھیلانے کا موجب ہوتے ہیں۔

ہیضہ کی بیماری پھیلنے کا طریقہ

(۱) جب کسی علاقہ میں کوئی ہیضہ سے بیمار ہو جاوے۔ تو اس کے پاخانہ اور ٹٹی پر بیٹھنے والی مکھیاں اس بیماری کو آگے پھیلاتی ہیں۔ جب ایسی مکھیاں کسی پانی یا خوراک پر بیٹھتی ہیں۔ تو وہ پانی یا خوراک اس جراثیم کی آمیزش سے بیماری پیدا کرنے والی زہریلی خوراک بن جاتی ہے۔

(۲) جب کسی کنوئیں یا تالاب یا نلکہ کے پانی کے قریب ایسے مریض کے کپڑے دھوئے جائیں۔ یا اس کی غلاظت پھینک دی جاوے۔ تو یہ جراثیم پانی کی تہ میں رس رس کر سارے پانی کو زہر ملا دیتا ہے اور جو خاندان یا محلہ یا شہر یا علاقہ اس جراثیم والے پانی کا استعمال کرتا ہے۔ وہ سارا علاقہ اس بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۳) دودھ میں اگر اس کیڑے کی آمیزش والا پانی ملایا جائے گا۔ جیسا کہ شیر فروش اکثر کرتے ہیں۔ تو ایسا دودھ بھی اس بیماری کا موجب بن جائے گا۔

(۴) اگر دودھ یا پانی یا خوراک ایسے برتنوں میں استعمال کی جائے جس کے اندر ہیضہ کے جراثیم موجود ہوں تو ایسی خوراک کے استعمال سے بھی بیماری متعدی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

(۵) ہیضہ کے مریض کی تیمارداری کرنے والے لوگوں کے ہاتھ غلاظت آلودہ ہو جاتے ہیں اگر وہ انہی ہاتھوں سے کھانے پینے والی چیزیں چھوئیں۔ تو ان کے کھانے پینے کی چیزوں میں ہیضہ کے جراثیم شامل ہو جاتے ہیں اور جب تندرست آدمی ان چیزوں کو کھاتے ہیں۔ تو ہیضہ کی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ غلاظت آلودہ ہاتھوں والے خوردنی اشیاء بیچنے والے دکاندار بھی اس مرض کو پھیلانے کا موجب بن جاتے ہیں۔

علامات

عام طور پر ایسے مریض کو دست اور قے رات کے وقت یا علی الصبح شروع ہوتے ہیں۔ جب کہ بیرونی درجہ حرارت اور جسمانی قوت مدافعت کم سے کم ہوتی ہے مرض کا حملہ اچانک اور فوری ہوتا ہے۔

(۱) مریض کو بار بار دست اور قے پچھ کے رنگ کے آتے ہیں۔

(۲) آخری سٹیج میں پیشاب بھی بند ہو جاتا ہے۔

(۳) ٹانگوں پیٹ اور اینٹھن شروع ہو جاتی ہے۔

(۴) جلد بالکل ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ٹمپریچر ۹۳-۹۴ ہوتا ہے۔

(۵) نبض کی رفتار سست اور کمزور پڑ جاتی ہے۔ بعض دفعہ بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور ۸۰ فیصدی تو اموات ہو جاتی ہیں۔ مگر اگر مناسب علاج میسر آ جاوے تو کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ ٹمپریچر بڑھنا شروع ہو جاتا ہے جس کے بعد مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

حفاظتی تدابیر

ان کے دو حصے ہیں (۱) انفرادی تدابیر (۲) عمومی تدابیر۔

(۱) انفرادی:- یہ مرض عام طور پر برسات کے موسم میں ہوتا ہے۔ اس لئے ثقیل غذائیں جن سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے پرہیز کرنا چاہیئے

(۲) کچے اور زیادہ پکے ہوئے پھل نہیں کھانے چاہئیں۔ امرود۔ تربوز وغیرہ سے پرہیز کریں اور اسی طرح سے باسی اور سڑی ہوئی چیزیں سے پرہیز کی جائے۔ رات کا سالن صبح نہیں استعمال کرنا چاہیئے۔

(۳) بازار کی بنی ہوئی مٹھائیاں یا ایسی غذا جو مکھیوں سے ڈھکی ہوئی نہ ہو۔ استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ دودھ سوڈا وغیرہ سے پرہیز ضروری ہے۔

(۴) ٹھنڈی اشیاء آئس کریم فالودہ۔ برف وغیرہ ہرگز نہیں کھانی چاہیئے

(۵) کھانے پینے کی اشیاء سب ڈھکی ہونی چاہئیں (اور پانی خاص طور پر) کیونکہ مکھیاں غذا کو گندہ کر دیتی ہیں۔

(۶) آج کل بغیر ڈاکٹری مشورہ کے کوئی دست آور دوائی خاص کر گولیاں وغیرہ استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔

(۷) پینے کا پانی اور جس پانی سے برتن دھوئے جائیں۔ اس کے استعمال سے پہلے خوب ابال کر ٹھنڈا کرنے کے بعد استعمال کیا جائے

(۸) بغیر ابالنے کے دودھ نہیں استعمال کرنا چاہیئے۔

(۹) خالی پیٹ بغیر ناشتہ کے گھر سے نہیں نکلنا چاہیئے۔ اور زیادہ عرصہ بھوکا بھی نہیں رہنا چاہیئے۔

(۱۰) ہیضہ سے پہلے ایک دو روز بعض دفعہ دست آتے ہیں۔ اس لئے ایسی حالت میں فوراً ڈاکٹر سے علاج کروانا چاہیئے۔

تدابیر عمومی (۱) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ بیماری کیڑے کی آمیزش والے پانی سے پھیلتی ہے اس لئے جب کسی مخصوص علاقہ میں بیماری کی وارادت شروع ہو جائیں۔ تو سارے کنوؤں اور نلکوں کا پانی پوٹاشیم پرمینگنیٹ سے صاف کروانا چاہیئے۔ اور محکمہ کی طرف سے جو لوگ اس کام کے لئے متعین ہوں ان کی پوری مدد کرنی چاہیئے۔ یا آن بجھا ہوا چونا ڈلوانا چاہیئے۔

(۲) تمام کنوؤں اور نلکوں۔ تالابوں اور پانی کے ذخیروں کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے نزدیک کپڑے وغیرہ نہ دھونے دیں اور نہ ہی نہانے دیں۔

(۳) چونکہ یہ بیماری مکھیوں کے ذریعہ سے پھیلتی ہے۔ اس لئے مکھیوں کے پیدا ہونے والی جگہوں یعنی پاخانوں اور نالیوں کو خوب صاف رکھنا چاہیئے۔ اور اہالیان شہر کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ ساری نالیاں صاف ستھری ہوں۔ اور ان کے اندر پانی کھڑا نہ رہے۔

(۴) تمام معالجین شہر کا فرض ہے۔ کہ جب بھی وہ کوئی ایسا بیمار جسکو دست یا قے معمولی سے بھی ہوں ان کی اطلاع علاج کے لئے شہر کے ڈاکٹر کو کر دیں اور ہو سکے تو ہر گھر میں یہ دوائی موجود رہنی چاہیئے

Essential oils

جس کے اجزا حسب ذیل ہیں۔

Spirit Aetheris m 30
Oleum Cajuputi m 5
Oleum Anisi m 5
Oleum Anethae m 5
Acid Sulphuric Aromaticus m 15

مندرجہ بالا نسخہ میں سے ۵ سے ۱۵ بوند لے کر ایک اونس پانی میں ملا کر تین دفعہ دن میں پیتے رہنا چاہیئے۔ یہ بدہضمی کے علاج کے لئے ان ایام میں نہایت مفید رہتی ہے نسخہ بنا بنایا بھی بازار سے مل جاتا ہے۔ ہر گھر میں چار اونس اگر موجود ہو۔ تو ان ایام میں بہترین دوائی ہے۔ اگر ہیضہ کی شکایت بھی ہو جاوے تو بھی نصف چمچہ (چائے کا) اور ۵ اونس پانی میں ہر پندرہ بیس منٹ کے بعد دینے سے افاقہ ہو جاتا ہے

(۵) اگر کسی شہر میں واردات ہونی شروع ہو جائیں۔ تو پانی میں پوٹاشیم پرمینگنیٹ ملا کر دینی چاہیئے۔ اور تمام پھلوں کو اسی پانی میں دھو کر استعمال کرنا چاہیئے۔ اور برتن بھی اسی پانی سے صاف کرنے چاہئیں۔

(۶) جب کسی گھر میں ہیضہ کا بیمار ہو جائے تو فوراً ہسپتال میں پہنچا دینا چاہیئے۔ اور جب تک گھر میں ہو۔ اس کو بالکل علیحدہ کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ مرض پھیلنے نہ پائے

(۷) چونکہ بیمار کے پاخانہ اور دست میں جراثیم ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو ایسے برتنوں میں (مٹی کے کونڈے) میں ڈالنا چاہیئے۔ جس کے اندر ۵ فیصدی طاقت کا کاربالک لوشن ڈالا ہوا ہو۔ یا فنائل لوشن ہی ہو۔ اور مریض کی غلاظتوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیئے۔ جس پر مکھیاں نہ بیٹھ سکیں۔ یہ غلاظتیں جلا دی جائیں۔ یا ایسی جگہ پر دفن کی جائیں جو کنوؤں اور نالیوں سے بہت دور ہوں۔ کم از کم ۲۰۰ فٹ کے فاصلہ پر گہرا گڑھا کھود کر دبانی چاہئیں۔

(۸) جو برتن مریض کے استعمال کے ہوں ان کو جراثیم کش پوٹاشیم پرمینگنیٹ کے لوشن سے دھونا چاہیئے۔

(۹) مریض کے استعمال شدہ کپڑوں کو پانی میں ڈال کر دس منٹ تک ابالنا چاہیئے۔

(۱۰) مریض کا کپڑا اگر پکا ہو تو فنائل لوشن سے صاف کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہیضہ کے جراثیم مر جائیں۔ بہترین دوائی تو فارمولین FORMULIN یا مرکیورک کلورائڈ لوشن ہے۔

(۱۱) مریض کے تیمارداروں کو بھی اپنے ہاتھ کاربالک لوشن سے دھونا چاہئیں۔ تاکہ ان کے ہاتھوں سے مرض دوسرے لوگوں میں منتقل نہ ہو سکے۔

درخواست دعا

میرا نواسہ اور میرا لڑکا دونوں سخت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز میرا بھتیجا ایک مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ احباب اس کی باعزت بریت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(شیخ خوشی محمد منگوی ضلع گجرات)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

احباب جماعت سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا :- "جس درخت کا تنا مضبوط ہوتا ہے اس کی شاخیں بھی وسیع ہوتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مثل کلمة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء یعنی کلمہ طیبہ کی مثال ایک ایسے درخت کی سی ہے جس کا تنا مضبوط ہو۔ اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوں۔ ۔ ۔ ۔ اسی غرض کے لئے میں نے جماعت میں تحریک جدید کے علاوہ **وقف جدید کی تحریک بھی جاری کی ہوئی ہے تاکہ سارے پاکستان میں ایسے معلمین کا جال بچھ جائے۔** جو لوگوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کریں اور انہیں اسلام اور احمدیت کی تعلیم سے روشناس کرائیں۔ **مگر یہ کام صحیح طور پر تبھی ہو سکتا ہے جب کم از کم ایک ہزار معلم ہوں اور ان کے لئے اخراجات کا اندازہ بارہ لاکھ روپیہ ہے۔ بارہ لاکھ روپیہ کی رقم مہیا کرنا جماعت کے لئے کوئی مشکل امر نہیں۔** کیونکہ اگر دو لاکھ افراد جماعت چھ روپیہ سالانہ فی کس کے لحاظ سے چندہ دیں تو بارہ لاکھ بن جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پچھلے سال جماعت کی طرف سے صرف ستر ہزار روپے کے وعدے ہوئے تھے اور اس سال بھی اتنے ہی وعدے ہوئے ہیں۔ جن سے صرف ۷۰ معلمین رکھے جا سکے ہیں۔ امسال پچھلے سال سے زیادہ اچھا کام ہوا ہے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان میں بھی کام شروع ہو گیا ہے اور وہاں بھی ایک انسپکٹر اور چار معلم مقرر کئے جا چکے ہیں۔ پچھلے سال ان معلمین کی تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا جذبہ دیکھ کر پانچ سو افراد نے بیعت کی تھی۔ اس سال چھ سو اٹھائیس افراد نے بیعت کی ہے **پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔"**

جماعت احمدیہ کنری کا کامیاب جلسہ

مورخہ ۲۲/۷ بروز جمعہ بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کنری ایک کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ حافظ فتح محمد صاحب قاری نے فرمائی۔ نظم خوانی کے بعد صاحب صدر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ جس میں جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب شاہد نے "انسان کی زندگی کا مقصد" پر تقریر فرمائی اور اسی سلسلہ میں آپ نے سورۃ والعصر کی تفسیر بیان کی اور عمدہ پیرایہ میں اس سورۃ میں بیان کردہ چار بنیادی باتوں پر زور دیا اور فرمایا کہ ان اصولوں پر قائم ہونے سے انسان گھاٹے کی زندگی سے بچ سکتا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اکبر صاحب خاکی نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور حقانیت پر تقریر فرمائی اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں نہایت سادہ اور پر اثر انداز میں بیان فرمائیں جو کہ موجودہ زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں۔ تقریر نہایت سکون اور غور سے سنی گئی اور سامعین کے علم اور ایمان میں ترقی کا باعث ہوئی۔ بالآخر دعا کے بعد یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں کثرت سے مرد اور عورتیں شامل ہوئے۔

عبدالغفور بھٹی سیکرٹری اصلاح و ارشاد کنری ضلع تھرپارکر۔

زعماء انصار اللہ کی توجہ کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جنت سے تو وہی لطف اٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں۔ جس کے چندے باقاعدہ ہوں اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضاء ہیں۔ جس نے ان میں سستی کی گویا اس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زعماء انصار اللہ و ناظمین اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا ان کی نگرانی میں کام کرنے والی مجالس ہائے انصار اللہ کا قدم انصار اللہ کے کام میں سست تو نہیں ہو گیا۔ اراکین انصار اللہ کے لئے لازمی ہے کہ وہ اپنی زندگی بھر کے تجارب سے نہ صرف خود استفادہ کرنے کی سعی فرمائیں بلکہ اپنے دوسرے بھائیوں اور عزیزوں کو بھی مستفید ہونے کا موقعہ دے کر ابدی زندگی کے حاصل کرنے کی مساعی کو تیز فرمائیں اور مجلس انصار اللہ کے مالی جہاد میں جس کی شرح نہایت ہی قلیل ہے اور جسے مجلس کا ہر غریب سے غریب رکن بھی شرح صدر سے ادا کر سکتا ہے باقاعدگی کے ساتھ حصہ لے کر اس بابرکت تنظیم کو استوار کر کے اس کے شیریں ثمرات سے تا ابد مستفیض ہونے کی سعی فرمائیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اپیل برائے چندہ تعمیر فضل عمر جونیئر ماڈل سکول

ماہ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ میں فیصلہ ہوا تھا کہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت جلد از جلد بنانی شروع کی جائے۔ کیونکہ بجٹ میں اتنی گنجائش نہیں کہ سکول کی عمارت کرایہ پر لے رکھیں۔

اس عمارت کے لئے مبلغ ۲۰ ہزار کی رقم اسی سال کے اندر اندر جمع کرنے کی اجازت مکرمی جناب ناظر صاحب بیت المال سے حاصل کر لی گئی تھی۔ یہ چندہ صرف عورتوں کے لئے ہی مخصوص نہیں بلکہ میں جماعت کے صاحب حیثیت مردوں سے خاص طور پر گذارش کرتی ہوں کہ وہ بھی اس چندہ کی ادائیگی میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر ثواب حاصل کریں۔ جو عورت یا مرد ڈیڑھ صد کی رقم ایک سال کے اندر اندر ادا کریں گے ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اطلاعات

(۱) داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بہاولپور یک سالہ کورسس (۱) شارٹ ہینڈ انگریزی و اردو (۲) بک کیپنگ (۳) ٹائپ رائٹنگ (انگریزی و اردو) (۴) آفس روٹین (ابتدائی کامرس (۵) انگلش و اردو۔ ہوسٹل موجود۔ قابل طلبہ کے لئے وظائف۔ آخری تاریخ داخلہ ۳۱/۷۔ شرط میٹرک۔ (پ رٹ ۲۴/۷)

(۲) داخلہ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور داخلہ بی ایڈ کلاس۔ درخواستیں ۱۵/۸ انک اصالتاً ۱۸/۸ تک بذریعہ ڈاک فارم درخواست دفتر کالج سے۔ پراسپکٹس مینجر ویسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ایک روپیہ چھ آنے قیمت اور سات آنے خرچ ڈاک نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کر کے۔ شرائط: بی ایڈ کیلئے ایم اے، ایم ایس سی و بی اے۔ بی ایس سی۔ سی ٹی کیلئے ایف اے یا ایف ایس سی (جملہ مضامین) (پ رٹ ۲۵/۷)

ضروری اعلان مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور یکم اگست ۱۹۶۰ء سے اپنی کوٹھی تبدیل فرما رہے ہیں۔ آئندہ کے لئے آپ کا ایڈریس مندرجہ ذیل ہوگا۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

"مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لاء
۳۲ ایگن روڈ۔ چھاؤنی لاہور"

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۳۹۰ میں محمد سلیمان ولد حافظ غلام حسین صاحب قوم بھٹی پیشہ تبلیغ عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت ۲/۴۹ / ۴۲ ساکن ددمیل ضلع کیمبل پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵۹ / ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت صرف میرا تین صد روپیہ -/۳۰۰ برائے خرید زمین صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ایک سو اسی ۱۸۰ شلنگ سلسلہ کی طرف سے بطور الاؤنس مجھے ملتا ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور یہ بھی لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد حافظ محمد سلیمان واقف زندگی حال مقیم نیروبی مشرقی افریقہ P.O. Box 554 ۔

گواہ شد شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ P.O.Box 554 Nairobi ۴/۵/۵۹

گواہ شد خاکسار محمد منور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ P.O.Box 554 Nairobi

نمبر ۱۵۴۱۲ میں مجید احمد بھٹی ولد بشیر احمد بھٹی قوم بھٹی راجپوت پیشہ کلرک عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن نیروبی صوبہ کینیا کالونی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ر ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمدن ماہوار مبلغ -/۹۰ ۸ شلنگ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ آمدن کی کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میری وفات پر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

خاکسار حمید احمد بھٹی ۴/۹/۵۸

گواہ شد لئیق احمد سیکرٹری وصایا

گواہ شد کبیر احمد ۴/۹/۵۸

نمبر ۱۵۷۶۱ میں احمد الدین ولد شمس الدین قوم اعوان پیشہ بے کار عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن اکال گڑھ ڈاک خانہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ رمئی ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان رہائشی پختہ وخام تقریباً ۴ مرلے واقعہ اکال گڑھ محلہ دارو گراں جس میں ہم دونوں بھائی شامل ہیں۔ جس میں نصف کا میں خود مالک ہوں جس کی قیمت نصف حصہ ایک ہزار روپیہ ہے۔ سلائی مشین پرانی قیمت یکصد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف

العبد احمد الدین ولد میاں شمس الدین قوم اعوان اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

گواہ شد محمد عالم ولد میاں شمس الدین برادر حقیقی اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ۔

پاکستان اور مراکش تجارتی اور ثقافتی معاہدوں پر دستخط کرینگے

شاہ مراکش جنوری میں پاکستان کے دورہ پر آئیں گے

کراچی ۲۸ رجولائی۔ پاکستان میں مراکش کے سفیر مسٹر عبدالمجید نے انکشاف کیا ہے۔ کہ پاکستان اور مراکش عنقریب تجارتی اور ثقافتی معاہدے پر دستخط کریں گے مراکشی سفیر کراچی سے رباط روانہ ہونے سے تھوڑی دیر قبل پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندے سے بات چیت کر رہے تھے جہاں وہ آٹھ اگست سے شروع ہونے والی مراکشی سفیروں کی کانفرنس میں شرکت کریں گے آپ قریباً تین ہفتے تک ملک سے باہر رہیں گے۔

مسٹر عبدالمجید نے کہا آئندہ سال جنوری میں مراکش کے شاہ محمد پنجم کے دورۂ پاکستان سے قبل مراکش کے دو الگ وفود پاکستان کا دورہ کریں گے۔ آپ نے کہا شاہ کے پاکستان آنے سے پہلے ہی ان معاہدوں کی بات چیت مکمل ہو جائے گی۔ اور توقع ہے ان معاہدوں پر شاہ کے دورہ پاکستان کے دوران میں دستخط ہوں گے۔

مراکشی سفیر نے کہا "شاہ مراکش کی یہ خواہش ہے۔ کہ پاکستان اور مراکش کے تعلقات عملی تعاون اور دوستی پر مبنی ہوں" آپ نے امید ظاہر کی کہ دونوں مجوزہ معاہدوں میں اس دوستی کے لئے ضروری ٹھوس بنیادیں مہیا کی جائیں گی۔ سفیر نے مزید کہا شاہ مراکش کی یہ خواہش ہے۔ کہ صدر پاکستان محمد ایوب خاں بھی شاہ مراکش کے دورۂ پاکستان کے بعد مراکش کا دورہ کریں مسٹر عبدالمجید نے امید ظاہر کی کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں کے دوروں سے موجودہ خیر سگالی اور دوستی میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے کہا مراکش پاکستان کے ساتھ اپنے تجارتی اور ثقافتی تعلقات بڑھانے میں بڑی دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی طلباء پروفیسروں اور صحافیوں کے دوروں کا تبادلہ ہونا چاہیئے۔ جس سے دونوں ملکوں کو فائدہ پہنچے گا۔

کلیموں کی تصدیق کا کام مکمل ہو گیا

کراچی ۲۸ جولائی چیف کلیم کمشنر خورشید الزمان نے کہا ہے کلیموں کی تصدیق کا کام عملاً مکمل ہو چکا ہے۔ مسٹر خورشید الزمان کلیموں کے محکموں کے افسروں کی طرف سے دی گئی الوداعی پارٹی میں تقریر کر رہے تھے آپ نے کہا کلیموں کے محکمے نے تین لاکھ ساٹھ ہزار سے زیادہ کلیموں کا تصفیہ کیا ہے۔ اس تعداد میں وہ چالیس ہزار کلیم شامل نہیں۔ جن کی نئے فارمولا کے مطابق دوبارہ تصدیق کی گئی ہے۔ آپ نے کہا اس محکمے نے مئی ۱۹۶۰ء کے آخر تک ایک لاکھ کلیموں کی جانچ پڑتال کی ہے۔ آپ نے اپنے محکمے کی سرگرمیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کلیم پیش کرنے کی آخری تاریخ کے گزر جانے کے بعد بھی اسی ہزار درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ چونکہ ان میں ہر درخواست پر استحقاق کی بنا پر غور کرنا تھا۔ لہذا یہ بہت بڑا کام بن گیا تھا نتیجہ یہ نکلا کہ صرف تیس فی صد زائد المیعاد کلیم درست برآمد ہوئے

مسٹر خورشید الزمان نے محکمے کے افسروں کی محنت کی داد دی اور کہا جب انقلابی حکومت نے ان افسروں سے زیادہ محنت سے کام لینے اور بہتر نتائج کی اپیل کی تو اس سے محکمے کے افسر بڑے متاثر ہوئے اور یقیناً انہوں نے قابل تعریف کارنامے کا ثبوت پیش کیا۔ آپ نے کہا ساڑھے چار سال کی قلیل سی مدت میں تین لاکھ ساٹھ ہزار کلیموں کا تصفیہ آسان کام نہ تھا۔

لیڈر

کے مقابلہ میں طلب کیا تھا۔ یہ حقیقت خود اشتہار ہی کے الفاظ سے واضح ہو جاتی ہے اور یہی بات "مصلح موعود" کے واضح ترین وقت کو متعین کر دیتی ہے اور کسی کو خیالی گھوڑے دوڑانے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی ضرور تھا کہ وہ عظیم الشان بیٹا جس کو "مصلح موعود" کہا گیا ہے۔ مطابق نشان طلبی کے ایسے زمانہ میں پیدا ہوتا جب آپ سے نشان طلب کرنے والے خود یا ان کے ملنے والے جو اس حقیقت کا ذاتی علم رکھتے دنیا میں موجود ہوتے اگر سیالکوٹی صاحب ۲۰ رفروری کے اشتہار کو غور کرنا کر گھومتے تو انہیں ادھر ادھر ہاتھ پیر مارنے کی کوئی ضرورت نہ رہتی۔ کیونکہ مصلح موعود کے زمانے کا یقین کرنے کے لئے یہی اشتہار کافی ہے۔ پہلی بات خود طلب یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان اللہ تعالیٰ سے طلب کیا ہے دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ آپ نے یہ نشان ان منکرین اسلام کے مقابلہ میں طلب کیا تھا جو آپ سے برسرپیکار تھے تیسری بات خود طلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی نشان کے متعلق خبر دی ہے جو آپ نے طلب کیا ہے۔ باقی باتیں ضمنی ہیں۔ البتہ اس نشان میں "مصلح موعود" کی کچھ نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ جو ہمارے ایمان کے مطابق تمام کی تمام سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پوری ہو گئی ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان کا ملاحظہ کیا ہے۔ اب کوئی سوفسطائی استدلال اور لفظوں کا ہیر پھیر ہمارے ایمان کو متزلزل نہیں کر سکتا۔ جس طرح چڑھے ہوئے سورج کو ایسا استدلال چھپا نہیں سکتا کہ "جی یہ سورج نہیں ہے۔ سورج میں تو یہ بات ہونی چاہیئے اس کی روشنی یوں نہیں یوں ہوتی ہے۔ اس کی اتنی کرنیں اور اس زاویہ پر ہونی چاہئیں وہ فلاں وقت ہونا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہمدردِ نسواں (حبوب اٹھرا) مرض اٹھرا کی بےنظیر دوا قیمت مکمل کورس انیس ۱۹ روپے دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

پاکستان کو اب تک اکسٹھ ارب چار کروڑ روپے کی امداد دی گئی

بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارہ کے ڈائرکٹر کا اعلان

کراچی ۲۹ جولائی - بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارے کے ڈائرکٹر مسٹر جیمز کلن نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جون ۱۹۶۰ء تک ختم ہونے والے مالی سال میں امریکہ کی طرف سے پاکستان کو پچیس کروڑ روپے کی امداد دی گئی - آپ نے کہا امریکہ اور پاکستان کے باہمی امداد کے نو برسوں میں امریکہ کی طرف سے پاکستان کو بطور مجموعی اکسٹھ ارب چار کروڑ روپے کی مدد دی گئی -

مسٹر کلن نے کہا - بین الاقوامی تعاون کے امریکی ادارے (آئی سی اے) کو توقع ہے کہ وہ پاکستان کے دوسرے پنجسالہ ترقیاتی منصوبے کی تکمیل میں پاکستان سے گہرا تعاون کر سکے گا - آپ نے کہا پاکستان کا یہ منصوبہ بہت سوچ سمجھ کر تیار کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ منصوبہ تیار کرنے والوں نے زرعی پیداوار کے حصول کے بارے میں جن امیدوں کا اظہار کیا ہے وہ ٹھوس بنیاد رکھتی ہیں - مسٹر کلن نے انکشاف کیا کہ آئی سی اے نے مشرقی پاکستان کے علاقوں میں آٹھ سو گوداموں کی تعمیر کے لئے روپیہ لگانے پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے - ان گوداموں میں کیمیاوی کھاد - بیج اور کیڑے مکوڑے مار نے والی دوائیں رکھی جائیں گی - آپ نے کہا دراصل آٹھ سو گودام تعمیر کرنے کا پروگرام ایک بڑے منصوبے کا جزو ہے جس کے مطابق مشرقی پاکستان میں پانچ ہزار گودام تعمیر کئے جائیں گے - آپ نے کہا آئی سی اے اور حکومت مشرقی پاکستان ایک اور منصوبے کے متعلق بھی گفت و شنید کر رہے ہیں جس کے مطابق صوبے میں آبپاشی کی غرض سے بجلی کے پمپ نصب کئے جائیں گے - حکومت مشرقی پاکستان یہ بھی چاہتی ہے کہ آئی سی اے بعض علاقوں کی زمینوں کو دوبارہ قابل کاشت بنانے کے منصوبے میں بھی امداد دے -

مسٹر کلن نے کہا میں نے یہ محسوس کیا کہ امریکی سرمایہ کاروں میں پاکستان میں کارخانے کھولنے کے بارے میں دلچسپی بڑھ رہی ہے آپ نے کہا پچھلے سال متعدد پاکستانی امریکہ گئے اسی طرح کئی امریکی صنعت کار اور تاجر پاکستان آئے جس کی وجہ سے تبادلہ خیالات کا اچھا خاصا موقع ملا - آپ نے امید ظاہر کی کہ مستقبل میں نہ صرف امریکہ بلکہ دوسرے مغربی ملکوں سے بھی پاکستان میں سرمایہ آنا شروع ہو جائے گا -

آپ نے کہا امریکہ کی طرف سے تیس جون ۱۹۶۰ء تک ختم ہونے والے مالی سال میں پاکستان کے لئے جو اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد فراہم کی گئی ہے وہ ایک ارب پچیس کروڑ روپیہ کے برابر ہے - اس کا مطلب یہ ہے کہ جون ۱۹۵۹ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں ایک ارب اٹھائیس کروڑ روپے کی جو امداد دی گئی تھی جون ۱۹۶۰ء کو ختم ہونے والے مالی سال کی امداد اس کے لگ بھگ پہنچ گئی ہے - آپ نے کہا جون ۱۹۵۹ء میں ختم ہونے والے مالی سال میں پاکستان کو تمام برسوں کی نسبت زیادہ امداد ملی تھی - آپ نے کہا امریکہ اور پاکستان کے باہمی تعاون کے نو برسوں میں امریکہ کی طرف سے پاکستان کو اکسٹھ ارب چار کروڑ روپے کی امداد دی گئی ہے اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ پاکستان کے عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے کے لئے کیا کچھ کرنے کا خواہاں ہے - آپ نے کہا چونکہ پاکستان دوسرا پنج سالہ منصوبہ شروع کرنے والا ہے - میرے ادارے کی یہ دلی تمنا ہے کہ یہ منصوبہ پوری طرح کامیاب ہو - حکومت پاکستان نے دوسرا پنج سالہ منصوبہ تیار کرنے میں جس دانشمندی کا ثبوت دیا ہے - اس سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ پاکستان کے عوام کی حالت سدھارنے کے لئے کتنی زبردست کوشش کی جا رہی ہے -

درخواست دعا

خاکسار کے ایک معزز غیر از جماعت دوست ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں وہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا کرتے ہیں - احباب ان کی دینی و دنیاوی کامیابی اور بیش از بیش ترقی کیلئے دعا فرمائیں -

(نور الحق ربوہ)

دعائے نعم البدل

مکرم حمید اختر صاحب کلرک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا بچہ عزیز حبیب اللہ بعمر ۲ سال مورخہ ۲۸ و ۲۹ جولائی کی درمیانی شب تین بجے کے قریب بعارضہ بخار وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون - حمید اختر صاحب ایک کام کے سلسلہ میں آجکل سندھ گئے ہوئے ہیں - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے والدین کو صبر کی توفیق دے اور نعم البدل عطا فرمائے آمین

(احمد حمید خوشنویس دارالرحمت غربی ربوہ)

دکانوں پر جالیاں نہ لگانیوالوں کے خلاف مارشل لاء کے تحت کارروائی کی جائیگی

سیالکوٹ میں معدہ کی بیماری سے نو ہلاک - لاہور میں بارہ مزید افراد بیماری میں مبتلا ہوئے

لاہور ۲۹ جولائی مارشل لاء حکام نے ہدایت کی ہے کہ لاہور کے میونسپل علاقہ میں دودھ دہی مٹھائیوں اور پھل وغیرہ کی دکانوں پر جالیاں لگائی جائیں تاکہ اشیائے خوردنی مکھیوں سے محفوظ رہیں اور لاہور میں معدہ کی پر اسرار بیماری پھیلنے نہ پائے جو دکاندار اس ہدایت پر عمل نہیں کریں گے ان کے خلاف مارشل لاء احکام کے تحت کارروائی کی جائے گی -

ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ میونسپل ہیلتھ سٹاف اور مارشل لاء کے حکام کی ٹیمیں مختلف علاقوں میں جا کر دکانوں کا معائنہ کریں گی - لہذا دکانداروں سے کہا گیا ہے کہ وہ دکانوں میں صفائی کے مکمل انتظامات کریں -

اعلان کے مطابق لاہور کے امراض متعدی کے ہسپتال میں جو پندرہ مریض معدہ کی بیماری کے شبہ کی بناء پر زیر علاج تھے ان میں سے ایک پرسوں رات جاں بحق ہو گیا - کل بارہ اور مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے ان میں سے دو کی حالت تشویشناک ہے - محکمہ صحت کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ لاہور میں نو اور اشخاص معدہ کی بیماری میں مبتلا ہوئے - گوجرانوالہ میں مزید چھ جہلم میں تین سیالکوٹ میں ۱۱۲ - کوئٹہ میں ۵ اور گجرات میں مزید چار افراد پر اسرار مرض میں مبتلا ہو گئے ضلع سیالکوٹ میں مزید نو اموات ہوئیں جس سے اب تک اس ضلع میں معدے کے وبائی مرض سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۴۲ ہو گئی ہے -

"بے بی ٹانک"
ایک ایسی دوا جس کا بچوں والے ہر گھرانہ میں ہونا ضروری ہے - قیمت ایک ماہ کورس تین ۳ روپے - پندرہ روزہ کورس ۱/۱۲/ آٹھ روزہ کورس ۱/۰/۰
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی - ربوہ

اعانت الفضل

(۱) مکرم چوہدری محمد سعید صاحب ۱۷۵ امیر آباد حیدرآباد کی بچی بشریٰ سعید امسال بی ایس سی کے امتحان میں کامیاب ہوئی ہیں - اس خوشی میں مکرم چوہدری صاحب موصوف نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں - احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے - آمین

(۲) مکرم قریشی محمد اسلیم صاحب ڈپٹی نائب تحصیلدار کے عہدہ پر فائز ہوئے ہیں - اس خوشی میں صدیقی صاحب موصوف کی بیگم صاحبہ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں - احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس ترقی کو آئندہ ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے - آمین -

(مینجر الفضل)

نادر موقعہ!
احباب کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ منیر سوپ فیکٹری کا تیار کردہ مشہور و معروف صابن سپیشل ۸۳۸ رعایتی نرخ ایک روپیہ سات آنہ ۱/۷/۰ فی سیر صرف چار روز کے لئے یعنی ۲ تک رہے گا - اس لئے دوست اس میعاد سے پورا فائدہ اٹھائیں بعد میں یہ رعایت ختم ہو جائے گی
المشتہر فضل شاپ گولبازار ربوہ

ہر انسان کیلئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اردو
کارڈ آنے پر مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵